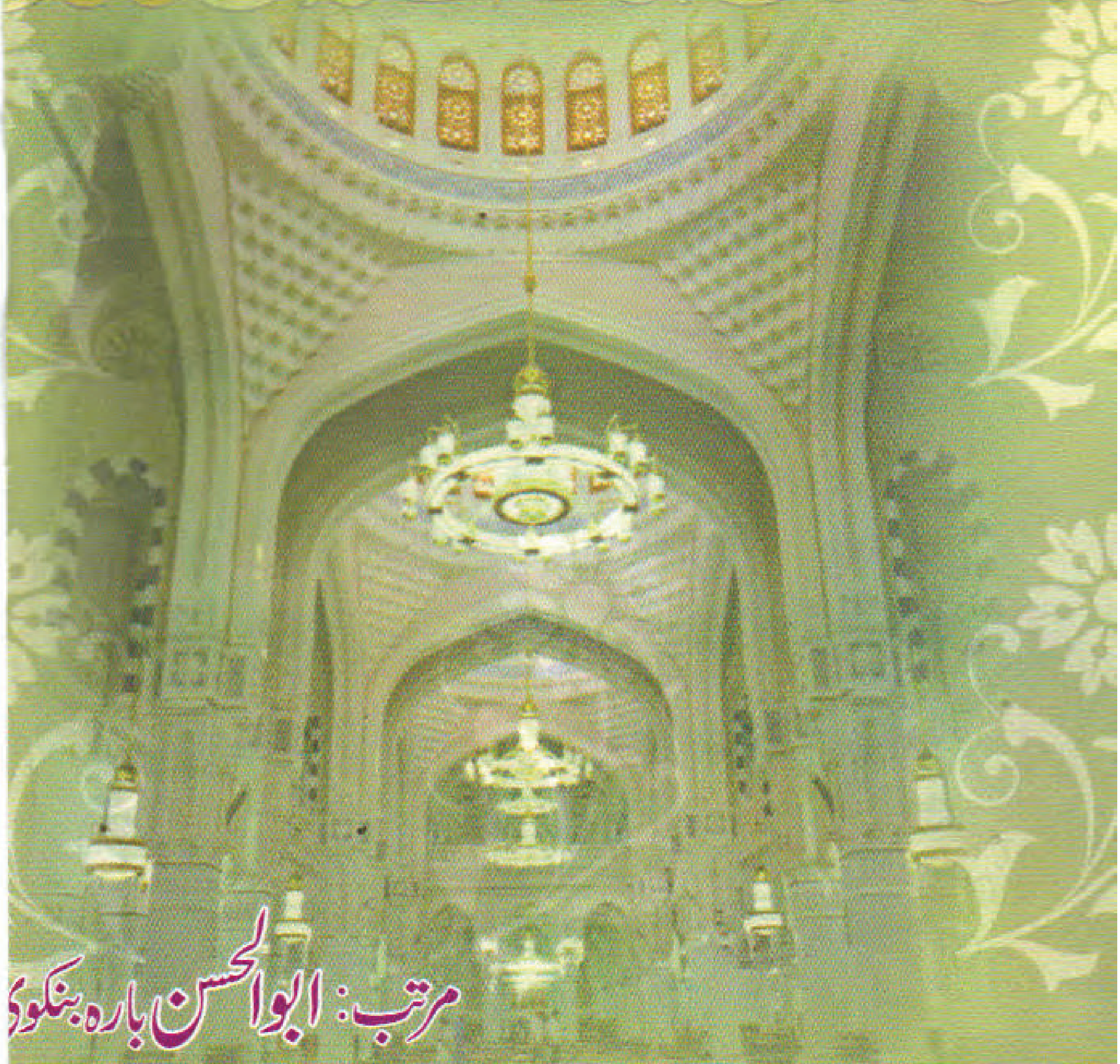
ملفوظات حضرت مدنیؒ

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے علمی و سیاسی جواہر پارے



مرتب: ابوالحسن بارہ بنکوی

ملفوظاتِ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے علمی و سیاسی جواہر پارے

—— مرتب: ——

ابوالحسن بارہ بنکوی

طیب پبلشرز

5-یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور: 7241778

فہرست مضامین ملفوظات حضرت مدنیؒ حصہ دوم

نے کیا؟ جس سے کلکتہ کے فسادات کی ابتداء ہوئی' کیا اس تاریخ سے پہلے بھی یہ ہنگامی فرقہ وارانہ فسادات تھے 1947ء سے اشتعال انگیز تقریر اور تحریریں کس نے پھیلائیں' کبھی ان امور پر آپ نے غور کیا؟

ڈائریکٹ ایکشن کے پہلے ڈیلی گیشن کے آنے کے بعد سے ہلاکو اور چنگیز خاں کی تقلید خون ریزی اور امن و امان کو غارت کرنے کا لگاتار اعلان کون کرتا رہا' کیا ان امور کی ابتدا لیگی لیڈروں اور اخباروں اور لیگی تقریروں' پوسٹروں سے لگاتار جاری نہیں رہی؟؟

(29)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے' الفتنة نائمة لعن اللہ من ایقظھا (اوکما ل) کا کیا مفاد ہے؟ جب کہ ان خباثتوں کی ابتداء مسلمانوں ہی سے ہو رہی ہے' تو کس پر قصور رکھا جا سکتا ہے۔ آج لیگی ان تمام نقصانات کے بعد خوش و خرم ہیں' کہ یہی قربانیاں ہم کو پاکستان کے لیے ذریعہ ہیں' حالانکہ پاکستان ہی بجائے خود مسلمانوں کے لیے خود کشی کے مترادف ہے' اور وہ سب کیا دھرا انگریزوں کا ہے' آج تمام فرقہ وارانہ فسادات میں انگریزی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ پاکستان بھی انگریزی ہاتھوں نے اپنے مفاد کے لئے بنوایا ہے... غور کیجئے اور حقائق پر نظر ڈالیے۔

(30)

مسلمانان پاکستان جو کہ اہل سنت والجماعت ہیں' وہ سب ہمارے بھائی ہیں ان سے ہمارے تعلقات وہی ہونے چاہئیں' جو کہ ساری دنیا کے سنی مسلمانوں کے ساتھ ہیں' اور جن کی تاکید ہم کو کتب مذہبی میں کی گئی ہے' وہاں کی حکومت ایک یورپین طرز کی جمہوری حکومت ہے' جس میں حسب آبادی مسلم اور غیر مسلم سب حصہ دار ہیں' اس کو اسلامی حکومت کہنا غلطی ہے' جیسا کہ خود مسٹر جناح نے بار بار تصریح کی ہے' اور اب بھی اسمبلی کے افتتاح میں انہوں نے یہی تقریر کی ہے' اس کو بیرونی حکومتیں بھی اسلامی حکومت نہیں تسلیم کرتی ہیں۔

(31)

جناح خود اپنے کو رافضی کہتا ہے' اس کے عمائد اس کے مقرہیں' 25 نومبر 1945ء بروز اتوار امام باڑہ روڈ مسجد بمبئی میں راجہ محمود آباد شیعوں کے جلسہ میں قائد اعظم کے الیکشن کے لیے تقریر فرماتے ہیں۔

"ہمارے قائد اعظم خوش قسمتی سے سچے شیعہ ہیں' تاریخ اسلام بدل رہی ہے اور آج ہندوستان کے تمام سنی ایک جانشین امام علیہ السلام کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں' اور اس کے حکم پر سر کٹانے کو تیار ہیں۔ اگر سابق کے مسلمانوں میں سمجھ ہوتی' تو نہ اختلاف کا دروازہ کھلتا' اور نہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے شیعہ وجود میں آتے۔ قائد اعظم کی مخالفت کرنا اپنی تاریخ کو جھٹلانا ہے" (مدینہ بجنور یکم دسمبر 45ء)

(32)

اخبار ایمان نے مسلم لیگ کے ترجمان ڈان کے ایک مراسلہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے' کہ "پاکستان میں مذہبی حکومت یا مسلم راج نہ ہو گا' کیونکہ مذہبی حکومت صرف وہاں قائم ہو سکتی ہے جہاں ایک ہی مذہب کے سو فیصد لوگ ہوں' یا اتنی فوجی طاقت ہو کہ وہ غیر مذہب والوں کو مجبور کر کے مطیع کر لے"

پھر یہی بزرگ مذہبی حکومت کے مفاسد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ " اگر پاکستان میں مذہبی حکومت بنا دی گئی تو اس سے عوام کی ترقی رک جائے گی۔ طبقات کی تفریق کا سلسلہ جاری رہے گا انسان کی اجتماعی اور اقتصادی نجات کی راہ بند ہو جائے گی مذہبی حکومت کے پیش رو مسلمان ہونگے۔ اور وہ قابل نہیں ہیں' ہندو صوبوں میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ہونے لگیں گے' اس سے ہندوستان میں خانہ جنگی کی آگ بھڑک جائے گی۔ (مدینہ بجنور 21 نومبر 44ء)

(33)

نواب زادہ لیاقت علی خان علی گڑھ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "ہم سے سوال کیا جاتا ہے کہ پاکستان کا دستور اساسی کیا ہو گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان ایک جمہوری اسٹیٹ ہو گا اور اس کے دستور اساسی کی تشکیل ان علاقوں کے باشندگان بتوسط ایک منتخب کردہ مجلس دستور اساسی خود ہی